اَفضلیّتِ صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

علمائے اہلسنّت کا مُتّفقہ فتویٰ

●●●●●●●●

جاری کردہ:

شعبہ نشر واشاعت فدائیانِ ختم نبوت پاکستان (کراچی)

رابطہ: 0333-2243950، 0333-2281726

دارالافتاء جامعہ نعیمیہ

بلاک 15، فیڈرل بی ایریا، کراچی

****

استفتاء:

ازراہِ کرم مندرجہ ذیل مسئلے پر شرعی حکم بیان فرمائیں:

آج کل مذہبی حوالے سے لوگوں میں انتشار برپا کرنے کے لیے مختلف مسلّمات کو موضوع بحث بنا کر تشویش پیدا کی جارہی ہے، اسی حوالے سے ایک بحث جو کافی زور و شور سے جاری ہے، وہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہما کے درمیان افضلیت کے حوالے سے ہے، بہت سے مدعیانِ سنّیت اور نام نہاد مشائخ جنہیں شریعت کے بنیادی مسائل کا علم بھی نہیں ہے، وہ عوام الناس میں اس موضوع کو زیرِ بحث لاکر تشویش اور تشکیک پیدا کر رہے ہیں اور سوشل میڈیا پر بھی اس حوالے سے فتنہ انگیزی عروج پر ہے۔

(۱) سوال یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان افضلیت کے حوالے سے اہلسنّت کا متفقہ عقیدہ کیا ہے۔

(۲) جو لوگ ان موضوعات کو عوام میں لاکر تشویش پیدا کر رہے ہیں، شریعت کی رو سے ان کا یہ طرزِ عمل کیسا ہے۔

السائلین: اراکین فدائیان ختم نبوت، پاکستان (کراچی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡوَهَّابِ، اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَاب

انبیاء و رُسُلِ بشر و مُرسَلینِ ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام انسانوں، جنات اور فرشتوں سے افضل سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، پھر عثمان غنی رضی اللہ عنہ، پھر مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهٗ ہیں۔ شیخین کریمین یعنی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو بالترتیب تمام صحابہ سے افضل ماننا اہلسنّت کا اجماعی عقیدہ ہے، اس لیے جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ یا کسی دوسرے صحابی کو یا اہلِ بیت اَطہار میں سے کسی کو خواہ جگر گوشہ رسول فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا یا جنت کے نوجوانوں کے سردار حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو ابوبکر صدیق یا عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے افضل مانے یا اس میں توقّف کرے، وہ گمراہ، بدمذہب اور اہلسنّت و جماعت سے خارج ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے اور اس کی بیعت بھی جائز نہیں ہے، اگر کوئی پیر اس عقیدے کے خلاف عقیدہ رکھے تو اُس سے بیعت توڑنا واجب ہے۔

افضلیت مطلقہ کا معنیٰ یہ ہے کہ کثرت ثواب اور اللہ تعالیٰ کے قرب میں سب سے بڑھ کر انبیاء و رُسُلِ بشر اور مرسلین ملائکہ کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، یہ افضلیت دوسرے صحابہ کرام اور اہلِ بیت اطہار رضی اللہ عنہم کے جزئی فضائل، خصائص اور امتیازات کے منافی نہیں ہے۔ مختلف صحابہ کرام اور اہلِ بیت اطہار رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالی نے ایسی فضیلتیں عطا کیں جو ان کے ساتھ ہی خاص ہیں، کسی دوسرے کو عطا نہیں ہوئیں۔

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان قادری رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی نے "مَطْلَعُ الْقَمَرَیْن فِیْ اِبَانَةِ سَبْقَةِ الْعُمَرَیْن" کے نام سے افضلیتِ ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر ایک وقیع کتاب

تصنیف کی ہے، اس میں آپ نے جو لکھا، اس تحریر کا خلاصہ یہ ہے:

''صحابۂ کرام میں ''افضلیتِ مطلَقہ'' بالترتیب حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو حاصل ہے، البتہ مختلف شعبوں اور زاویوں سے اللہ تعالیٰ نے مختلف صحابۂ کرام کو اختصاص وفضیلت سے نوازا ہے اور ان خصائص وامتیازات میں امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ و کرّم اللہ تعالیٰ وجہہُ الکریم کی شان سب سے ممتاز ہے اور اس کا کسی منصف مزاج صاحبِ علم اور صاحبِ نظر کو انکار نہیں ہونا چاہیے۔ ''افضلیتِ مطلَقہ'' سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی صاحبِ ایمان سے سوال کیا جائے: تمام صحابۂ کرام میں افضل کون ہے؟، تو اس کا جواب ہوگا: حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، لیکن اس کو مثبت معنیٰ میں لیا جائے، منفی معنیٰ میں نہ لیا جائے۔ پس افضلیتِ مُطلَقہ اور افضلیت مِن کُلِّ الْوُجُوْہ ہم معنیٰ نہیں ہیں، (ص:68)''۔

افضلیتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر اہلسنّت و جماعت کا اجماع و اتفاق ہے، جسے تسلیم کیے بغیر کوئی شخص ہرگز ہرگز اہلسنّت و جماعت سے نہیں ہوسکتا، اگر چہ وہ اپنے آپ کو سنی کہتا پھرے، اس کے کہنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ اس عقیدے کا منکر رافضی، بددین، مستحقِ عذاب نار ہے، یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیاسی اور روحانی خلافت عظمیٰ و امامت کبریٰ بلافصل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں، ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس پر فائز ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ان حضرات کے مبارک ہاتھوں پر بیعت کرنا اور ان کی زیر حکومت ہمہ تن فرمانبرداری کرنا بھی موافقِ ترتیب خلافت ان کے افضل ہونے کی بڑی دلیل ہے، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت مطلقہ قرآن وحدیث اور اجماع اہلسنّت جیسے ناقابل تردید دلائل سے محقّق اور ثابت شدہ ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''امیر را افضل از صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) گوید از جرگۂ اہل سنّت می برآید''۔

ترجمہ:''جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صدیق اکبر سے افضل کہے، وہ اہلسنّت کے گروہ سے نکل جاتا ہے''۔

(مکتوبات مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ: دفتر دوم)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''افضلیت شیخین در ملت اسلامیہ قطعی است''۔

ترجمہ:''ملت اسلامیہ میں افضلیت شیخین کا مسئلہ قطعی ہے''۔

(قُرَّةُ الْعَيْنَيْنِ فِيْ تَفْضِيْلِ الشَّيْخَيْنِ، ص:26)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''عبداللہ بن سبا یہودی نے اپنی گمراہ جماعت کو سب سے پہلے یہی عقیدہ سکھایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں، (تحفہ اثناعشریہ ص 41)''۔

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان قادری رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰی لکھتے ہیں:

''حاصل یہ کہ تفضیل صدیق قرآن وحدیث واجماع امت سے ثابت، جو اس سے انکار کرے، قریب ہے کہ اس کے ایمان میں خطرہ ہو۔ انتہائی عجب اس سے جو اجماع صحابہ وتابعین وکافۂ اہل سنّت کا خلاف کرے، پھر اپنے آپ کو سنی جانے۔

اے عزیز! جیسے تمام ایمانیات پر یقین لانے سے آدمی مسلمان ہوتا ہے اور ایک کا انکار کافر ومرتد کردیتا ہے، اسی طرح سنی وہ جو تمام عقائد اہلسنّت میں ان کے موافق ہو، اگر ایک میں بھی خلاف کرتا ہے ہرگز سنّی نہیں، بدعتی ہے، اسی لیے علمائے دین تفضیلیہ کو سنیوں میں شمار نہیں کرتے اور انہیں اہلِ بدعت کی شاخ جانتے ہیں، (مَطْلَعُ الْقَمَرَيْن فِيْ اِبَانَةِ سَبْقَةِ الْعُمَرَيْن، ص:129)''۔

مزید فرمایا: ''جو مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر قربِ الٰہی میں فضیلت دے، وہ گمراہ مخالفِ سنّت ہے، (فتاویٰ رضویہ، ج:29،ص:615)''۔

مزید لکھتے ہیں:

''آج کل کے جُہّال حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر حضرتِ مولا علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو فضیلت دیتے ہیں، یہ تصریح مضادتِ شریعت (یعنی شریعت سے ٹکراؤ) ومعاندتِ سنّت (یعنی سنّت کی مخالفت) ہے ولہٰذا ائمۂ دین نے تفضیلیہ کو روافض میں سے شمار کیا ہے۔

مزید لکھتے ہیں:

''بلکہ انصافاً اگر تفضیلِ شیخین کے خلاف کوئی حدیثِ صحیح بھی آئے تو قطعاً واجب التاویل ہے اور اگر بفرضِ باطل صالح تاویل نہ ہو، واجب الرد کہ تفضیلِ شیخین متواتر واجماعی ہے اور متواتر واجماعی کے مقابل آحاد ہرگز نہ سنے جائیں گے۔۔۔مزید لکھتے ہیں: ''بالجملہ مسئلہ افضلیت ہرگز بابِ فضائل سے نہیں جس میں ضعاف سن سکیں بلکہ مواقف وشرح مواقف میں تو تصریح ہے کہ بابِ عقائد سے ہے اور اس میں آحادِ صحاح بھی نامسموع، (فتاویٰ رضویہ، ج:5،ص:581)''۔

مزید لکھتے ہیں: ''بالجملہ سنیوں کا حاصل مذہب یہ ہے کہ بعد انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم جو قرب ووجاہت وعزت وکرامت وعلوِ شان ورفعت مکان وغزارتِ فخر وجلالت قدر بارگاہ حق تبارک وتعالیٰ میں حضرات خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حاصل، ان کا غیر اگرچہ کسی درجہ علم وعبادت ومعرفت وولایت کو پہنچے، اُولیٰ ہو یا آخری، اہلِ بیت ہو یا صحابی، ہرگز ہرگز اس تک نہیں پہنچ سکتا، (مَطْلَعُ الْقَمَرَیْن فِیْ اِبَانَۃِ سَبَقَۃِ الْعُمَرَیْن، ص:101)''۔

امام اہلسنت احمد رضا قادری سے سوال ہوا: ایک شخص یہ کہتا ہے: ''سیدنا صدیق اکبر اگرچہ انبیاء کے بعد تمام لوگوں سے افضل ہیں، لیکن اس حکم سے حسنین کریمین الگ ہیں، کیونکہ حسنین کریمین خاندانِ نبوت کے شہزادے ہیں اور چاروں خلفاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر ہیں اور

شہزادوں کا مرتبہ وزیر سے بلند ہوتا ہے"، آپ نے اس کے جواب میں لکھا:

"اگر وہ یہ کہتا کہ حضراتِ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بوجہ جزئیت کریمہ ایک فضل جزئی حضرات عالیہ خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر رکھتے ہیں اور مرتبہ حضرات خلفاء کا اعظم واعلیٰ ہے توحق تھا، مگر اُس نے اپنی جہالت سے فضل کلی سبطین کو دیا اور افضل البشر بعد الانبیاء ابوبکر الصدیق کو عام مخصوص منہ البعض ٹھہرایا اور انہیں (حضرات حسنین کریمین کو) امیر المؤمنین مولیٰ علی سے افضل کہا، یہ سب باطل اور خلاف اہلسنّت ہے، اس عقیدہ باطلہ سے توبہ فرض ہے ورنہ وہ سنی نہیں اور اس کی دلیل محض مردود وذلیل، اگر جزئیت موجب افضلیت مرتبہ عند اللہ ہو تو لازم کے آج کل کے بھی سارے میر صاحب اگر چہ کیسے ہی فسق وفجور میں مبتلا ہوں، اللہ عزوجل کے نزدیک امیر المومنین مولیٰ علی سے افضل واعلیٰ ہوں اور یہ نہ کہے گا مگر جاہل، اَجہل، مجنون یا ضال، مُضل، مفتون، قال اللہ عزوجل: "قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ"۔

ترجمہ: "تم فرمادو: کیا برابر ہوجائیں گے عالم اور بے علم، (الزمر:9)"۔

"يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِينَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ"۔

ترجمہ: "اللہ بلند فرمائے گا تم میں سے مومنوں اور بالخصوص عالموں کے درجے، (المجادلۃ:11)"۔

تو عند اللہ فضلِ علم، فضلِ نسب سے اشرف واعظم ہے، یہ میر صاحب کہ عالم نہ ہوں، اگر چہ صالح ہوں، آج کل کے عالم سنی صحیح العقیدہ کے مرتبہ کو شرعاً نہیں پہنچتے، چہ جائیکہ ائمہ، صحابہ، مولیٰ علی اور صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں سے کسی کے ہم مرتبہ مانے جائیں"۔

(فتاویٰ رضویہ، ج:29، ص:75-274)

(۲) جو لوگ اس موضوع کو لے کر عوام میں تشکیک وتشویش پیدا کر کے بلا وجہ فتنہ وفساد پھیلا رہے ہیں، ان کا یہ عمل سخت ناجائز وحرام اور موجب عذاب نار ہے، یہ لوگ شیطان کے پیرو اور گمراہ ہیں، ان سے میل جول، سلام کلام ترک کرنا شرعاً لازم ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ''۔

ترجمہ: ''اگر تمہیں شیطان بھلا دے تو پھر یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس مت بیٹھو''۔

(الانعام:68)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (۱) ''اَلْفِتْنَةُ نَائِمَةٌ لَعَنَ اللهُ مَنْ اَیْقَظَهَا''۔

ترجمہ: ''فتنہ سویا ہوا ہوتا ہے، اس کے جگانے والے پر اللہ کی لعنت''۔

(اَلْجَامِعُ الصَّغِیْرُ لِلسُّیُوْطِیْ:5975)

(۲) ''فَاِیَّاكُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَكُمْ وَ لَا یَفْتِنُوْنَكُمْ''۔

ترجمہ: ''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: (لوگو!) گمراہوں سے اپنے آپ کو بچاؤ کہ تمھیں گمراہ نہ کریں اور تمھیں فتنے میں نہ ڈال دیں، (صحیح مسلم:7)''۔

(۳) ''بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا''۔

ترجمہ: ''حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: بشارت دیا کرو، نفرت نہ دلایا کرو، (صحیح البخاری:69)''۔

مفتی منیب الرحمٰن
رئیس: دارالافتاء جامعہ نعیمیہ
بلاک 15، فیڈرل بی ایریا، کراچی

2 فروری 2021ء
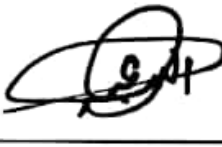
نوٹ: ممتاز مفتیانِ عظام وعلمائے کرام کی تصدیقات وتوثیقات اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں:

توثیقات وتصدیقات مفتیانِ کرام

نمبر شمار	اسمائے گرامی	دستخط
01	علامہ مفتی محمد اسماعیل ضیائی شیخ الحدیث ومفتی دار العلوم امجدیہ کراچی	محمد اسماعیل
02	مفتی محمد الیاس رضوی اشرفی مہتمم ومفتی جامعہ نصرۃ العلوم گارڈن، کراچی	[illegible]
03	مفتی محمد رفیق حسنی مہتمم ومفتی جامعہ مدینۃ العلوم گلستانِ جوہر کراچی	[illegible]
04	مفتی ابوبکر شاذلی چیئرمین طوبیٰ ویلفیئر ٹرسٹ استاذ تخصص فی الفقہ والافتاء جامعہ نعیمیہ کراچی	[illegible]
05	علامہ محمد رضوان احمد نقشبندی مہتمم جامعہ انوار القرآن گلشن اقبال، کراچی	[illegible]
06	علامہ غلام ربانی نقشبندی فیضانِ اسلام انٹرنیشنل، لندن، یوکے	[illegible]
07	مفتی محمد وسیم اختر المدنی استاذ تخصص فی الفقہ والافتاء دار العلوم میمن، وجامعہ نعیمیہ کراچی	محمد وسیم اختر المدنی

دستخط	نام و پتہ	نمبر
[signature]	مفتی ندیم اقبال سعیدی مفتی دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ، کراچی	08
[signature]	مفتی احمد علی سعیدی مفتی واستاذ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ	09
[signature]	مفتی محمد اسماعیل حسین نورانی مفتی دارالعلوم جامعہ انوار القرآن گلشن اقبال کراچی	10
[signature]	مفتی عابد مبارک المدنی مہتمم جامعۃ المصطفیٰ الرضویہ بلدیہ ٹاؤن، کراچی	11
[signature]	علامہ ابوحفص سید مظفر شاہ قادری مہتمم جامعہ علی بن ابی طالب وجامعہ فاطمۃ الزہرا	12
[signature]	علامہ لیاقت حسین اظہری جامع مسجد اقصیٰ محمد علی سوسائٹی، کراچی	13
[signature]	مفتی محمد خالد کمال قادری جامع مسجد مدینہ خداداد کالونی، کراچی	14
[signature]	مفتی رفیع الرحمٰن نورانی جامعہ گلزار مدینہ میٹروول، سائٹ کراچی	15
[signature]	صاحبزادہ ریحان امجد نعمانی مہتمم دارالعلوم امجدیہ، عالمگیر روڈ، کراچی	16

نمبر	نام	دستخط
17	مفتی محمد عمران شامی استاذ تخصص فی الفقہ والافتاء دارالعلوم میمن وجامعہ نعیمیہ کراچی	
18	علامہ مفتی محمد عبداللہ ضیائی استاذ تخصص فی الفقہ والافتاء جامعہ نعیمیہ کراچی و مہتمم دارالعلوم حنفیہ نعمانیہ، کورنگی کراچی	
19	علامہ محمد اشرف گورمانی مہتمم جامعہ ابوبکر گلستانِ جوہر، کراچی	
20	صاحبزادہ مفتی نذیر جان نعیمی مفتی دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ، ملیر، کراچی	
21	علامہ مفتی عبدالرزاق نقشبندی مفتی دارالعلوم جامعہ نعیمیہ کراچی	
22	علامہ مفتی وسیم ضیائی مفتی دارالعلوم برکاتیہ، کراچی	
23	علامہ احمد ربانی نقشبندی مہتمم جامعہ ضیاء العلوم، آگرہ تاج کراچی	
24	مفتی آثار اللہ نعیمی مفتی دارالعلوم نعیمیہ کراچی	
25	مفتی ابرار احمد قادری مفتی دارالعلوم نعیمیہ کراچی	

26	علامہ محمد جہانگیر خان نقشبندی علیمیہ اسلامک انسٹیٹیوٹ وعلیمیہ مسجد نارتھ ناظم آباد، کراچی	